نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

غلام احمد قادیانی ۱۳۰۸

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان پنجاب

THE ALFAZL
QADIAN

ایڈیٹر [illegible]
اسسٹنٹ ایڈیٹر حافظ جمال احمد

فی پرچہ تین پیسے

اخبار ہفتہ میں تین بار

الفضل
قادیان

قیمت سالانہ پیشگی ۔ ششماہی للعہ ۔ سہ ماہی ۔ بیرون ہند

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن ہے (۱۹۱۳ء) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۵۶ ۔ مورخہ ۱۵ر جنوری سنہ ۱۹۲۵ء یوم پنجشنبہ مطابق ۱۹ر جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۳ھ ۔ جلد ۱۲

مدینۃ المسیح

حضرت اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ الحمدللہ خیریت سے ہیں۔

خاندان نبوت و خلافت اولیٰ میں بھی بفضل خدا ہر طرح سے خیریت ہے

حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کل ۱۴ر جنوری سے جناب حافظ روشن علی صاحب حسب معمول مسجد اقصےٰ میں بعد نماز عصر درس قرآن دیا کریںگے۔ درس ۲۵ ½ پارہ سے شروع ہوگا۔

ڈنمارک سے جو دو لیڈیاں دارالامان میں تحقیق حق کے لئے آئی ہوئی تھیں۔ واپس چلی گئی ہیں۔

رپورٹ سالانہ انجمن احمدیہ ماریشس روزہل

از یکم اکتوبر سنہ ۱۹۲۳ء تا ۳۰ر ستمبر سنہ ۱۹۲۴ء

(جو بمقام دارالسلام مسجد روزہل میں ۲۶ر اکتوبر ۱۹۲۴ء کو پڑھی گئی)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

دارالسلام میں ہمارے مبلغ نے سارا قرآن شریف ترجمہ میں ختم کیا۔ عید الفطر تمام احباب ماریشس نے اس کی اقتدا میں پڑھی۔ بجز عید کو پندرہ سو کے قریب روپیہ مسجد دارالسلام کو فنڈ کرنے کے لئے جمع ہوا۔ مگر مولوی شیر علی صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے تار پر لنڈن حضرت خلیفۃ المسیح کے حساب میں بذریعہ تار نیشنل بنک آف انڈیا میں جمع کیا گیا۔ مولوی بخشی علی صاحب نے تار دیا تھا کہ قرآن کریم پانچ ہزار روپیہ بطور قرضہ حسنہ سات ماہ کی میعاد پر دیا جاوے

اسپر بھائی الٰہی بخش صاحب بھنو نے اڑہائی ہزار روپیہ قرضہ حسنہ سات ماہ کی میعاد پر دیا ہے۔ اور پانسو بھائی محمد حیدر علی صاحب پریزیڈنٹ جماعت ماریشس نے مسجد دارالسلام کے فنڈ میں دیا۔ ایسا ہی زین العابدین بھنو اینڈ برادرز نے پانسو روپیہ دیکر اور پانچ ہزار کی رقم کو پورا کرکے بذریعہ تار لنڈن بنک میں جمع کرا دیا گیا۔ اس پانچ ہزار میں پانسو بعض احباب کا چندہ لوجہ اللہ ہے۔ قرضہ نہیں ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ انشاء اللہ سال رواں میں دارالسلام کا رہن فک ہو جائیگا۔ اور برادرم روشن علی بھنو کا قرضہ بھی انشاء اللہ اُتر جائیگا۔

اس سال قرآن کریم کے درس کا چوتھا دور ختم ہوا مبلغ اسلام نے عید الفطر سے روزہل کے احمدی بچوں کو بوقت صبح بعد از نماز فجر ایک آیتہ یا اس کا حصہ روزانہ تین زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے۔ قریباً تیس بچے اس میں شامل ہوتے ہیں۔ پہلے آیتہ پڑھائی جاتی ہے۔ اس کے بعد

اس کا ترجمہ اُردو میں کہلایا جاتا ہے۔ پھر انگریزی میں کہلایا جاتا ہے۔ اور پھر اس کا فرنچ ترجمہ بورڈ پر لکھ دیا جاتا ہے۔ وہاں سے وہ نقل کر لیتے ہیں۔ اور انگریزی ترجمہ پارہ اول مطبوعہ قادیان بھی پڑھایا جاتا ہے۔ اور دوسرے دن ساری آیت اور تینوں ترجمے ہر ایک لڑکے سے باقاعدہ سُنے جاتے ہیں۔ اللہ کے فضل سے گیارہ رکوع ختم ہو چکے ہیں۔ اور مجھے احباب کی بھی خوشی ہے اُردو کی پڑھائی اور لکھائی پر حافظ محمد احسان صاحب خوب زور دے رہے ہیں۔

سات آٹھ لڑکوں کو میں نے خود اُردو پڑھانا شروع کیا ہے اس کا ترجمہ تین زبانوں میں بتایا جاتا ہے۔ اور چاروں زبانیں اُردو عربی۔ فرنچ اور انگریزی بورڈ پر لکھ دی جاتی ہیں۔ طلباء انکو اپنی کاپیوں پر نقل کر لیتے ہیں۔ اسی طرح انکو چاروں زبانوں میں لیاقت ہوتی جائیگی۔ اگر لوگ اپنے بچے پونے آٹھ بجے صبح بھیجیں تو پونے نو بجے تک انشاء اللہ یہ سبق پڑھ سکیں گے۔

روزہل کی احمدی لڑکیاں اور چند غیر احمدی بھی میڈیم غلام محمد کے پاس قاعدہ یسرنا القرآن اور سادہ قرآن کریم پڑھتی ہیں۔ اور قریباً بارہ یا پندرہ ہونگی۔ مارشیس میں احمدیوں کی تین بلکہ چار جگہ جمعہ کی نماز ہوتی ہے۔ روزہل میں خاکسار (غلام محمد) جمعہ پڑھاتا ہے۔ سینٹ پیر میں پہلے تین ماہ حافظ محمد احسان صاحب صدیقی پڑھاتے رہے۔ اس کے بعد تین ماہ حافظ غلام رسول صاحب نے جمعہ پڑھایا۔ اور جولائی کا پہلا جمعہ خاکسار (غلام محمد) نے پڑھایا۔ اسکے بعد سے آج تک مولوی زین العابدین صاحب مولوی فاضل پڑھاتے ہیں۔ تریولے میں عثمان اکثر پڑھاتا ہے۔ اور بیل وی میں حسن علی اس سال چار نکاح پڑھے گئے۔ دو راقم الحروف نے پڑھے۔ اور دو حافظ غلام رسول صاحب نے۔

باقر علی بہادر اردلی گورنر جو کہ مرتد اعیاد میں آتا تھا۔ اپنی بیوی کی خاطر جماعت سے منقطع ہو گیا۔ سورہ پیہ ملکانہ فنڈ میں برادرم عظیم سلطان غوث نے اور احمد ابراہیم اچھا المعروف مازور نے پورا سو سو روپیہ دیا۔ اور مسٹر نور محمد نور دیا نے پچاس روپیہ دیئے۔ اور پچاس کا ابھی وعدہ ہے۔ یہ اڑھائی سو روپیہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے نام پر قادیان بھیجا گیا۔

چندہ خاص جو ماہوار آمدنی کا ثلث دینے کی صورت میں لگایا گیا تھا۔ وہ بھی احباب نے ادا کر دیا۔ جو کہ دربار خلافت میں ارسال کیا جا چکا ہے۔ اس کی کل مقدار تین سو ساٹھ روپیہ تھی۔ اور ۲۵ جون ۱۹۲۴ء کو بھیجا گیا تھا۔ خلیفۃ المسیح ثانی کے سفر ولایت کو یہاں کے احمدیوں نے بہت پسند کیا ہے۔ اور اس کے حالات پڑھ کر بہت ہی خوش ہوتے۔ خصوصاً حالات دمشق بیت المقدس اور مصر۔ تمام احباب خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے نفضل عمر جیسا خلیفہ عطا فرمایا ہے۔ جو کہ اسلام کی حفاظت کے لئے تن من دھن قربان کر رہا ہے۔ یہ محض اس کا فضل ہے کہ اس نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ وہ عظیم الشان کامیابی عطا فرمائی۔ جو کہ وہم و گمان میں بھی نہ تھی۔ خدا کرے یورپ میں ہمارے خیالات سے بھی بڑھ کر کامیابی حضور کو اللہ نے مرحمت فرمائی ہو۔ کیونکہ یورپ کے حالات ابھی تک یہیں نہیں پہنچے۔

حضرت اقدس ۲۲ راگست ۱۹۲۴ء کو لنڈن پہنچ چکے تھے اور لنڈن وکٹوریا سٹیشن پر پہنچتے ہی باب لُد یعنی ملاء سدلد تقسیم ہو پر تشریف لے گئے۔ اور اس اسلامی پیشگوئی کو پورا کیا جو کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں میں موجود ہے کہ مسیح موعود باب لُد پر دجال کو قتل کریگا۔ اور وہاں جا کر اسلام کی ترقی اور زوال فتنۂ دجالی کے متعلق بمعہ رفقاء کے حضور نے دعائیں کیں۔ اور یہ واقعہ ۸ راگست لنڈن ڈیلی ٹائمز میں موجود ہے۔ خدا کے محض فضل و رحم کے ساتھ مسجد دارالسلام خوب آباد رہی اور چھ ہفتہ برابر اس میں ایک انبوہ عظیم تبلیغ احمدیت سنتا رہا اور خدا تعالیٰ نے ان کے منہ سیاہ کر دیئے۔ جو دارالسلام کو دیکھنا نہیں چاہتے تھے۔ ۱۵۔ اپریل ۱۹۲۴ء صرف ایک دفعہ اس سال ریویو اسلامیک شائع ہوا۔

مولوی شیر علی صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے دو بجری ان تار آئے۔ ایک پانچ ہزار قرضہ کے متعلق اور ایک شہادت مولوی نعمت اللہ خان صاحب کے متعلق۔ یہاں سے تین تار بھیجے گئے۔ ایک خلیفۃ المسیح کو لنڈن میں۔ ایک مولوی شیر علی صاحب کو قادیان میں۔ اور ایک امیر کابل کو۔ جس میں مولوی نعمت اللہ خان صاحب کابلی کی سنگساری پر اظہار افسوس و نفرت کیا گیا۔ خدا کے فضل سے یہ سال احمدیت کے لئے بہت مبارک رہا ہے۔ دارالسلام میں چھ ہفتے لگاتار جلسوں کا امن و امان سے طے پانا۔ حافظ غلام رسول صاحب اور زین العابدین صاحب مولوی فاضل کا تشریف فرما ہونا۔ ملکانہ فنڈ میں اس جزیرہ کا حصہ لینا اور تحریک چالیس ہزار میں تین سو ساٹھ روپیہ دینا اور سفر ولایت میں ساڑھے چار ہزار قرضہ حسنہ اور پانسو روپیہ اللہ دینا۔ اس کے علاوہ قریباً پچاس نفوس کا احمدیت میں داخل ہونا اور تریانوں اور تریولے کی جماعتوں کا بڑھنا اور مادلیں میں نئی جماعت کا قائم ہونا اور گراں میں بھی احمدیت کا قائم ہونا اور حافظ غلام رسول صاحب کا بمعہ بیوی بچوں کے یہاں سے نہایت عزت و احترام کے ساتھ رخصت ہونا وغیرہ وغیرہ۔

صرف افسوس ہے تو یہ کہ مولوی عبید اللہ صاحب شہید ہو گئے اور باقر علی جدا ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اب ہم کو صرف دارالسلام کا رہن فک کرنا باقی ہے جس میں سے دو ہزار روپیہ قریباً سات ماہ تک واپس آجائیگا اور باقی ایک ہزار کی ضرورت ہے۔ جو اس سال میں انشاء اللہ یقیناً اُتر جائیگا۔

اس سال میں مدرسہ احمدیہ روزہل کی بنیاد ڈالی گئی ہے جس کے انچارج حافظ محمد احسان صاحب ہیں۔ اور میں بھی ان کو اس کام میں مدد دے رہا ہوں۔ اور اس سال کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ پارہ اول کے گیارہ رکوع بمعہ ترجمہ ہر سہ زبان انگلش۔ فرنچ اُردو ختم ہو چکے ہیں۔ یہاں کے احمدی بچوں کو صبح کی نماز کے بعد چاروں زبانوں میں ایک ایک آیت ہر روز پڑھائی جاتی ہے۔ اور جمعہ کو پچھلا پڑھا ہُوا دوہرایا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار درثمین سے یاد کرائے جاتے ہیں۔ اور نماز اور کلمات جمعہ با ترجمہ کہلائے جاتے ہیں۔

میں انجمن احمدیہ مارشیس کی طرف سے خاندان بھنو کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے حافظ غلام رسول صاحب اور بیوہ شہید مرحوم اور ان کے بچوں اور انکی بہن کا کرایہ جہاز و ریل اپنی جیب خاص سے دیا۔ اور میں تمام احباب احمدیہ مارشیس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے ان کے رخصت کرنے میں بڑی فراخدلی سے مدد دی اور سال رواں میں برادرم روشن علی بھنو اور الٰہی بخش بھنو نے تبلیغ احمدیت کی خاطر وزیر علی کے مکان پر حاجی حالی اور اسکے مولوی کے ساتھ تین دفعہ خوب مقابلہ کیا۔ اور ایک دفعہ پانچ چھ اصحاب روزہل سے بھی وہاں گئے۔ اور ایک دفعہ دو موٹر کار موتائیں بلانش برائے تبلیغ گئے تھے۔ ایک سینٹ پیر سے اور ایک روزہل سے۔

میں تمام عہدہ داران انجمن احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ اپنے فرائض کو بجا لاتے رہے۔ خصوصاً عبد المنان حبیب کا جو کہ امین جماعت ہیں۔ اور اپنا فرض تندہی سے ادا کرتے رہے ہیں۔ ایسا ہی فنانشل سکرٹری صاحب کا بھی۔ سب سے بڑھ کر قابل شکریہ بنی بدھو ہیں۔ جو کہ جماعت میں محصل کا کام کرتے ہیں۔ اور وہ خدا کے لئے چندہ مانگنے میں ذلت سہتے ہیں خدا ہی ان کا اجر ہو۔ تبلیغی کارروائی کے لحاظ سے ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ حق کو تمام لوگوں تک پہنچائے۔ سو اس میں کسی احمدی نے دریغ نہیں کیا۔ مازور صاحب۔ بنی بدھو۔ لالا عبد الرحیم۔ الٰہی بخش بھنو۔ روشن علی بھنو۔ احمد ساپنچ۔ قاسم تصدق حسین۔ حافظ محمد احسان صدیقی ساڈھوروی احباب تریانوں اور احباب تریولے قابل تعریف لوگ ہیں۔ جو کبھی تبلیغ کے کام سے تھکتے نہیں۔ ہاں اور دوست بھی کمی نہیں کرتے حبیب۔ عظیم۔ میاں جی سبحان محمد۔ مولانا عبد اللہ۔ نودیا عمر اسلام۔ احمد یعقوب۔ اسمٰعیل اسید۔ رمضان بخت۔ آدم اکبر علی۔ رسول سبحانی۔ اسحٰق سبحانی۔ محمد یعقوب خدا بخش وغیرہ وغیرہ احباب بھی قابل تعریف ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی ہذہ الدنیا والآخرۃ۔

خاکسار

غلام محمد مرتب رپورٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۵ر جنوری ۱۹۲۵ء

ریویو آف ریلیجنز لنڈن سے شائع ہو گیا

دس ہزار خریدار پیدا کرو

جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے قیام لنڈن کے ایام میں تجویز کی تھی۔ ریویو آف ریلیجنز لنڈن سے شائع ہو گیا۔ چنانچہ اس کا پہلا نمبر اس وقت تک امید ہے۔ ہندوستان کے خریداروں کے پاس پہنچ گیا ہو گا۔ اس رسالہ کے متعلق ہمارا کیا فرض ہے؟ اس سوال کا جواب ہم میں سے ہر ایک کو عملی طور پر دینا چاہیئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا وہ خطبہ بھی احباب نے پڑھ لیا ہے۔ جس میں آپ نے جماعت کو اس کے نصب العین کی طرف حضرت رب العالمین کے ارشاد کے ماتحت توجہ دلائی ہے۔ اور ہم اس ہدایت کے موافق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے

کے لئے ذمہ دار ہیں۔ یہ زمانہ قلم اور اشاعت کا عہد کہلاتا ہے اور اس وقت جو کام قلم سے لیا جا سکتا ہے۔ وہ کسی دوسری طاقت سے ممکن نہیں۔ اس لئے جس قدر ہم اس رسالہ کی اشاعت کو وسیع کرینگے۔ اور جس قدر اس کی مالی طاقت کو مضبوط کرینگے۔ اسی قدر یورپ اور امریکہ میں تبلیغ و اشاعت سلسلہ کے کام کو وسیع اور مضبوط کرنے کے لئے خدا کے فضل سے قابل ہو سکیں گے۔

لنڈن سے کسی اخبار یا رسالہ کا شائع کرنا معمولی امر نہیں۔ اس کی وقعت اور اثر کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ٹھیک وقت پر اعلیٰ درجہ کے مضامین پر مشتمل شائع ہو۔ اور اس کے لئے جن اخراجات کی ضرورت ہے۔ وہ بھی ظاہر ہے۔ اور پھر اگر رسالہ کی اشاعت کا دائرہ وسیع نہ ہو۔ تو اس کی اشاعت کی غرض مفقود ہو جاتی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ ہمارے رسالہ کی اشاعت کی غرض تجارتی نہیں ہے۔ بلکہ محض خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت ہے۔ اس لئے ہم اپنے رسالہ کو عامیانہ مذاق کے ماتحت پاپولر نہیں بنا سکتے۔ اور اس طرح پر اولاً اس کا حلقہ اشاعت ضرور کم ہو گا۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہندوستان میں اس کے خریداروں کی تعداد میں اتنا اضافہ کریں کہ وہ اپنے خرچ کو چلا سکے۔

اسلئے ہماری جماعت کا پہلا فرض یہ ہے کہ ہم میں سے ہر انگریزی خوان اس رسالہ کو خریدے۔ سال تمام کے لئے دس شلنگ یا زیادہ سے زیادہ ساڑھے سات روپیہ دیدینا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ آج ہم ضروری اشیاء پر بھی بعض اوقات سال میں کئی کئی پونڈ خرچ کر دیتے ہیں۔ گو اپنی جگہ ان کو ضروری ہی کیوں نہ سمجھیں۔ تو کیا ایسی ضرورت کے لئے جو اسلام نے ہم پر فرض ٹھیرائی ہے۔ کیا سال بھر میں سات آٹھ روپیہ خرچ کرنے سے بھی مضائقہ کرینگے۔ پس اگر ہر ایک انگریزی خوان اسے خریدے۔ تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ کہ ہماری ہی جماعت میں اس کی اشاعت دس ہزار تک نہ پہنچ جاوے۔ صرف آپ خریدار ہو جانے سے ہی ہمارا فرض پورا نہیں ہو جاتا۔ ہم کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ دوسرے انگریزی خوان بھی اس رسالہ کو خریدیں۔ تعلیم یافتہ پارٹی میں تعصب نہیں۔ اور وہ سلسلہ کی ان خدمات کو جو وہ اشاعت اسلام کے لئے کر رہا ہے۔ استحسان کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ پس اگر ہر بڑے شہر کی جماعتیں چند والنٹیر ایسے مقرر کریں۔ جو اپنے شہر کے انگریزی خوان مسلمانوں کو اس رسالہ کی خریداری کے لئے تحریک کریں تو انشاء اللہ کامیابی ہو گی۔ اور کم از کم وہ اپنے فرض سے سبکدوش ہو جائینگے۔

تیسری بات یہ ہے۔ کہ ہر انجمن اپنی حیثیت کے موافق جس قدر کاپیاں خرید کر سکتی ہے۔ خرید کرے۔ تاکہ وہ کاپیاں انکی طرف سے یورپ اور امریکہ کی لائبریریوں میں بھیجی جاویں اگر سر دست کم از کم ایک ہزار رسالوں کے لئے بھی انتظام ہو جائے۔ تو وقت واحد میں ہم یورپ اور امریکہ کے ہر بڑے شہر میں کئی کئی مبلغ ریویو کی صورت میں بھیج سکتے ہیں۔ اس وقت یورپ اور امریکہ کے مذاہب باطلہ پر اگر پوری قوت سے حملہ کیا جائے۔ تو ان ممالک میں اسلامی فتوحات یقینی ہیں۔ اور اگر ہم نے اپنے قدم کو سست کیا (خدا نخواستہ کہ ایسا ہو) تو ان نتائج کو جو سفر یورپ سے پیدا ہونے والے ہیں۔ ہم بہت دور ڈالدینگے۔ اس لئے گو ہم ہر قسم کی مالی قربانیاں کر رہے ہیں۔ گو ہمارے وسائل آمدنی محدود ہیں۔ اس مقصد کے لئے بھی پوری قوت کے ساتھ ہم کو اٹھنا چاہیئے۔ ہم کو دین کے لئے سر فروش جماعت سے توقع ہے۔ کہ وہ اپنے اس رسالہ کا خیر مقدم بڑے جوش اور مستعد قوت سے کریگی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو رسالہ کی اشاعت کو دس ہزار تک پہنچانے کے لئے فرمایا تھا۔ اسے پورا کر کے دکھا دیگی۔ وہ صبر نہ کریگی جب تک یہ تعداد پوری نہ ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے لئے مقدر ہے کہ وہ جلد جلد بڑھے۔ وہ کہہ چکا ہے کہ:۔

مَیں تیز رفتار رو نہیں ہوں

اگر ہم نے سستی سے قدم اٹھایا (خدا نخواستہ کہ ایسا ہو) تو ہم پیچھے رہ جائینگے۔ وہ تمہاری ترقیات کی منزل اور تمہارے مقصود کو قریب کرنا چاہتا ہے۔ پس پوری طاقت اور تیزی کے ساتھ چلو۔ ہر ایک انجمن اپنے فوری اجلاس کر کے اس امر کو طے کرے کہ وہ کس قدر کاپیاں اس رسالہ کی لائبریریوں کے لئے خریدیں۔ اور کس قدر والنٹیر وہ اس کی اشاعت کے لئے اپنے شہر میں متعین کرتی ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ امید ہے انشاء اللہ اس رسالہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے مضامین بھی شائع ہونگے۔ اور یورپ اور امریکہ کی تبلیغ کے متعلق بعض ضروری تصاویر بھی شائع ہوتی رہینگی۔ پہلے رسالہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کی وہ تصویر شائع ہوئی ہے۔ جبکہ آپ لنڈن کی مسجد کا بنیادی پتھر رکھ رہے ہیں۔

اس رسالہ کی اشاعت کے متعلق مختلف انجمنیں اگر اپنی کارروائیوں سے دفتر الفضل کو اطلاع دینگی۔ تو انشاء اللہ ان کی اشاعت ہوتی رہے گی ؂

آل انڈیا مسلم لیگ اور مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہید

آل انڈیا مسلم لیگ تمام ہندوستان کے تعلیم یافتہ اور روشن خیال طبقہ کے خیالات اور جذبات کی صحیح ترجمانی ہمیشہ سے کرتی چلی آئی ہے۔ اور اس کی اہم ذمہ داریوں میں سے مسلمانوں کی ترقیات کے لئے مفید اور کار آمد ذرائع کا سوچنا اور ان کو ان پر کاربند رہنے کی تلقین بھی ایک نہایت ضروری امر ہے۔ اس کی پالیسی ہمیشہ سے ایک حد تک غیر متعصبانہ رہی ہے۔ چنانچہ جہاں پر مسلمانوں کے اندر تنگ ظرفی اور عدم رواداری کا مشاہدہ کیا۔ وہاں اس کی اصلاح اور درستی کو نظر انداز نہیں کیا۔ بلکہ ہر ممکن سعی سے تعصبات کی خندق کو اپنے اور اپنی ہمسایہ اقوام کے درمیان سے ہٹانے اور دور کرنے کی کوشش کی ہے متعصب اور کٹر ملاں عدم رواداری اور غیر مذاہب والوں کے ساتھ تشدد وغیرہ کے بد خیالات جو اہل اسلام کے دلوں میں بٹھانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ وہ ہمیشہ ان خیالات کی مخالفت کرتی رہتی ہے۔ گو اس بات کا ہمیں افسوس ہے کہ ابھی تک اس میں اتنا حوصلہ اور جرأت پیدا نہیں ہوئی۔ کہ وہ کھلے بندوں اس فسادی اور جاہل فرقہ کے خلاف اپنی رائے کا

اظہار کر کے ان کے افعال بد پر نفرت و ملامت کا ووٹ پاس کریں۔ لیکن خیر یہ بھی خوشی کا مقام ہے۔ کہ اس میں یہ رُوح دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ کہ مسلمانوں کے تمام طبقات کو ایک ہی نظر سے دیکھا جاوے۔ اور ان کی تکالیف کا ازالہ ہمدردانہ طریق سے کیا جاوے۔

سال گذشتہ ماہ دسمبر کے آخری ایام میں آل انڈیا مسلم لیگ بمبئی کا جو اجلاس منعقد ہوا۔ اس کے صدر آنریبل سید رضا علی صاحب نے اپنی پریذیڈنشل تقریر میں جہاں پر گذشتہ سال کے اندر پیدا شدہ مختلف حالات و امور پر اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ وہاں ہمارے سلسلہ کے مرحوم شہید حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی سفاکانہ سنگساری کے واقعہ کو فراموش نہیں کیا۔ چنانچہ شہید مرحوم کا ذکر اسمہ تقریر میں جن الفاظ میں کیا وہ حسب ذیل ہیں:۔

"مولوی نعمت اللہ خان کی سنگساری نے ہمارے ہم مذہبوں میں ایک عارضی دلچسپی پیدا کر دی ہے۔ ہمیں اس شخص کی سیاسی ریشہ دوانیوں سے تعلق نہیں ہے۔ اگر کسی سیاسی جرم میں انہیں سزا دی گئی ہوتی۔ تو ہمیں کوئی سروکار نہ ہوتا لیکن اخباروں میں جو فیصلہ شائع ہوئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ انہیں بعلت ارتداد سنگسار کیا گیا۔ اور یہی بات ہے۔ جو مسلمان بے تعلق نہیں رہ سکتے۔ مذہبی لفظ نگاہ پر بحث کرنے کی مجھ میں اہلیت نہیں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ کسی اسلامی حکومت کو یہ حق نہیں ہے کہ محض کسی روحانی عقیدہ کے لئے وہ اپنی کسی رعایا کو قتل کرے۔ اگر یہ خیال پھیلا۔ کہ اسلامی حکومتیں رواداری نہیں برتتیں تو اسلام کی اخلاقی قوت بہت کمزور ہو جائیگی"

یہ اظہار رائے مسلمانان ہند کے قومی اجتماع اور کانفرنس کے صدر کی ہے۔ جو تمام ہندوستان کے مسلمانوں کی نمائندگی کی دعویدار ہے۔ اس میں سید صاحب نے نہایت صاف الفاظ میں بتایا ہے۔ کہ کابل کی عدالت عالیہ نیز ماتحت عدالتوں کے فیصلے جو وہاں کے اخبارات میں شائع ہوئے ہیں۔ اس بات کو روشن کرتے ہیں۔ کہ مولوی صاحب کو کسی سیاسی و اخلاقی جرم کی وجہ سے سنگسار نہیں کیا گیا۔ اگر "سیاست" "زمیندار" اور دیوبند کے ملاؤں میں کچھ حیا باقی ہے۔ تو وہ سوچیں کہ کس بنا پر وہ یہ افواہ اُڑاتے رہتے تھے کہ نعمت اللہ خان نے ضرور کوئی جرم کیا ہوگا۔ جس کی وجہ سے انکو سنگسار کرایا گیا۔ اور نیز سید صاحب نے جو یہ کہا ہے کہ عقائد کے اختلاف کی وجہ سے کسی شخص کو قتل کر دینا اسلام کی تعلیم پر ایک بدنما دھبہ ہے۔ کیا انہوں نے یہ صحیح نہیں کہا *

کابل میں سنگساری و کانگریس کی چشم پوشی

کیا اس وحشیانہ قتل پر احتجاج کی ضرورت نہ تھی

(از پروفیسر ایس۔ این۔ چوپڑہ۔ دہلی)

کانگریس جب تمام باشندگان ہند کو مذہبی آزادی دلانے کا دعویٰ کرتی۔ اور اس بات پر خاص طور پر زور دیتی ہے کہ ضمیر کی آزادی ہر شخص کا پیدائشی حق ہے۔ اور ہر انسان کی اپنی رائے اور خوشی پر مبنی ہے۔ کہ وہ جس مذہب کو چاہے قبول کرے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ وہ اس دعویٰ کے باوجود جب کھلے طور پر اس بات کا مشاہدہ کر چکی ہے کہ مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو محض اختلاف عقائد کی بناء پر کابل کی سرزمین میں سنگسار کر دیا گیا۔ تو اس نے اس اہم واقعہ کو بالکل فراموش کر دیا۔ اور سلطنت کابل کے اس خلاف انسانیت فعل پر کوئی ملامت اور نفرت کا ووٹ پاس نہیں کیا۔ کانگریس کی اس فروگذاشت پر ایک معزز ہندو لیڈر نے اپنے خیالات کا اظہار حسب ذیل الفاظ میں کیا ہے:۔ (ایڈیٹر)

"کانگریس ملک کی واحد قائمقام جماعت بننے کی دعویدار ہے۔ اسکی نظر میں ہندو، مسلمان، عیسائی، یہودی، پارسی سب کی ایک جیسی وقعت ہونی چاہیئے۔ اور اس کے کارکنان کو اپنے ہر فعل میں مساوات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ عرصہ سے کانگریس کشتی کے ملاح اپنے ان فرائض سے دیدہ دانستہ کوتاہی کر رہے ہیں اور فرقہ وارانہ معاملات میں پڑ کر اصل کام سے صریح روگردانی کر رہے ہیں۔

ہر سال تقریر صدارت میں اس سال کے تمام اہم واقعات پر اظہار رائے ذمہ وارانہ طریق پر کیا جاتا رہا ہے۔ اور ریزولیوشنوں میں بھی اس امر کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ کوئی ایسی اہم فروگذاشت نہ ہو جائے۔ جس کی بناء پر کوئی چھوٹے سے چھوٹا طبقہ اعتراض کر سکے۔ مگر بلگام کانگریس میں جس تعصب داری کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اس کو دیکھ کر کہنا پڑتا ہے۔ کہ کانگریس ہر فریق کو ایک نظر سے دیکھنا نہیں چاہتی۔

۱۹۲۴ء کا سب سے زیادہ دلخراش واقعہ وہ وحشیانہ قتل تھا۔ جو کابل میں ایک احمدی کو سنگسار کرنے کی وجہ سے ظہور میں آیا۔ یہ قتل عوام کے جوش کا ظہور نہ تھا۔ اس کے ذمہ وار چند ایسے غیر ذمہ دار جھوکرے نہ تھے۔ کہ جن کے اس فعل پر چشم پوشی کر کے اس سے درگذر کیا جاتا۔ بلکہ یہ حکومت کی طرف سے بطور احکام شاہی تھا۔ جس سے کانگریس والے طرح طرح کی اُمیدیں لگائے بیٹھے ہیں۔ اور سیاسیات ہند میں جس کی امداد کا انتظار عید کے چاند کی طرح کیا جاتا ہے ایک شریف انسان وحشیانہ طریق پر ہندوستان سے ملحقہ سلطنت میں سنگسار کیا جاوے۔ اور ہندوستان کی قومی کانگریس سے اس پر لعنت کا ووٹ پاس نہ ہو۔ صریح طرفداری نہیں تو کیا ہے۔

دہلی میں جب اتحاد کانگریس منعقد ہوئی تھی۔ تو احمدی نمائندہ بھی موجود تھا۔ جس نے مخالفین کا دندان شکن جواب دیتے ہوئے معاملہ کو اس وضاحت سے پبلک کے سامنے رکھا کہ مخالفین کی دال نہ گلی۔ اور من مانی کارروائی نہ ہو سکی۔ مگر قومی کانگریس کے پلیٹ فارم پر باوجود اس کے کہ یہ مسئلہ ریکارڈ پر موجود تھا۔ پیش نہیں کیا گیا۔ اور کانگریس کی یہ وہ فاش غلطی تھی۔ کہ جس کے لئے اسے عرصہ تک پچھتانا ہوگا۔ کانگریس کی اس ستم ظریفی سے نہ صرف احمدی فرقہ ہی بجا طور پر ناراض ہوگا بلکہ ہر وہ ہندوستانی جسے آزادی کی بوجھ بھی گئی ہے۔ کانگریس کی اس دیدہ دانستہ فروگذاشت کو قابل عفو قرار نہیں دے سکتا۔

کانگریس آزادی کے لئے لڑتی ہے۔ غیر ملکوں کو آزادی پر مبارکباد دیتی ہے۔ ذرا ذرا سی کارگذاری پر حکومت کابل کی تعریف و توصیف کے راگ اس کے لیڈر الاپتے ہیں پھر کیا وجہ ہے۔ جو کابل میں ایک ایسا اندھیر ہو جائے جس کا ثانی دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتا۔ کانگریس والے خاموش ہیں۔ اور اپنا فرض ادا کرنے سے کتراتے ہیں۔ کیا اس میں بھی کوئی پالیسی ہے۔"

غمے دارم زاندہ دل اگر گویم زبان سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

اعلان برائے انجمنہائے احمدیہ

جو انجمنیں باقاعدہ سارٹیفکیٹ حاصل کر کے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ساتھ ملحق ہو چکی ہیں۔ وہ مہربانی کر کے مجھے مطلع فرما دیں۔

خادم۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ۔ قادیان

احباب الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرماویں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ
مورخہ ۹ر جنوری ۱۹۲۵ء

اسلامی دین اور مذہب کی اپنے عمل سے عزت کرو

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مذہب کا فائدہ اس کے مقصد کے پانے میں ہے

میں نے بارہا اپنے دوستوں کو اس امر کی طرف متوجہ کیا ہے کہ مذہب کی غرض اور مذہب کا مقصد ان فوائد اور ان مقاصد کو حاصل کرنا ہے۔ جن فوائد اور جن مقاصد کے لئے خدا تعالےٰ نے مذہب کو جاری کیا ہے اس کے سوائے مذہب کی اور کوئی غرض نہیں۔ اگر کسی مذہب کو اختیار کر کے وہ فوائد اور وہ مقاصد حاصل نہ ہوں۔ اور وہ برکتیں جو مذہب کے ذریعے انسان کو ملتی ہیں۔ اگر نہ ملیں۔ تو پھر مذہب کا آنا نہ آنا دونوں باتیں برابر ہیں۔ میرے نزدیک ایسے شخص کی جو مذہب کو قبول کر کے مذہب کے فوائد سے محروم رہتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جس کو میں نے بارہا بیان کیا ہے۔ کہ ایک شخص جو سخت پیاسا ہے۔ اور پانی بھی اس کے پاس رکھا ہے۔ لیکن وہ اس پانی کو پیتا نہیں۔ وہ شخص جو پیاسا ہے اور پانی پاس ہوتے ہوئے پیتا نہیں۔ اور وہ شخص جو پیاسا تو ہے۔ لیکن اس کے پاس پانی ہی نہیں کہ وہ پی کر اپنی پیاس بجھا سکے۔ تکلیف اٹھانے میں دونوں برابر ہیں۔ جس پیاسے کے پاس پانی نہیں۔ وہ تو یہ عذر بھی کر سکتا ہے۔ اور کہہ سکتا ہے۔ کہ میں کہاں سے پانی لاتا اور پیتا۔ لیکن جس پیاسے کے پاس پانی ہے۔ اور وہ نہیں پیتا اور تکلیف اٹھاتا ہے۔ وہ کوئی عذر نہیں کر سکتا۔ اس لئے ایسا شخص بہت زیادہ قابل افسوس اور قابل ملامت ہے۔ لیکن پیاس کی تکلیف اس کو بھی ویسی ہی ہوگی۔ جیسی کہ اس شخص کو جس کے پاس پانی نہیں۔ ایک نے پانی میسر نہ آنے سے پانی نہ پیا۔ اور تکلیف اٹھائی اور ایک نے پانی کی موجودگی میں پانی نہ پیا اور تکلیف اٹھائی۔ گو وہ منہ سے کہہ رہا ہے۔ کہ میرے پاس پانی ہے۔ میرے پاس پانی ہے۔ اس کی حالت دوسرے سے بہت زیادہ قابل رحم ہے۔ اور لوگ اسی کو قصور وار ٹھہرائینگے اور ہر شخص اسی کو طعن کرے گا۔ کہ تیرے پاس پانی موجود تھا۔ اور تو نے اس سے نفع حاصل نہ کیا؟

زیادہ ملامت کے قابل کون شخص ہے

پس جن لوگوں کے پاس سچا مذہب اور سچا دین نہیں۔ وہ اگر خدا تعالےٰ کی مرضی کے خلاف چل کر دکھ اٹھاتے ہیں۔ تو بعینہٖ اسی طرح وہ لوگ بھی دکھ اور تکلیف اٹھاتے ہیں۔ جن کے پاس سچا مذہب اور سچا دین تو ہے۔ لیکن وہ اس پر عمل کر کے اس کے فوائد حاصل نہیں کرتے۔ بلکہ وہ بہت زیادہ قابل ملامت اور قابل افسوس ہیں۔ کہ وہ سچے دین اور سچے مذہب پر ایمان بھی لاتے ہیں۔ مگر عمل نہیں کرتے۔ تکلیف کے لحاظ سے یہ دو نو قسم کے لوگ جن کے پاس سچا مذہب ہے یا جن کے پاس نہیں۔ دونوں برابر ہیں۔ مگر ملامت کے لحاظ سے وہ شخص جس کے پاس سچا مذہب تو ہے۔ مگر وہ اس کے مطابق عمل نہیں کرتا بہت زیادہ ہوگا۔ کیونکہ ایک صداقت اور سچائی کے ہوتے ہوئے اس نے اپنے آپ کو اس کے فوائد سے محروم رکھا۔ میں بہت ہی حیران ہوتا ہوں۔ اور مجھے تعجب آتا ہے۔ کہ مسلمان اس بات پر بحث کرتے ہیں۔ کہ جو کافر ہیں۔ وہ سب جہنم میں جائیں گے۔ اور مسلمان سب جنت میں جائینگے۔

کافر کیوں جہنم میں جائینگے

میں کہتا ہوں۔ کہ کافر کیوں جہنم میں جائینگے کیا اسی لئے نہیں۔ کہ وہ خدا سے دور ہیں۔ پھر سوال ہوتا ہے۔ کہ ایک کافر خدا سے دوری کے باعث جہنم میں جائے گا۔ تو ایک مسلمان خدا سے دور رہ کر کیوں جہنم میں نہیں ڈالا جائے گا۔ خدا سے دوری کے لحاظ سے دونوں برابر ہیں۔ اگر فرق ہے۔ تو صرف اتنا ہے۔ کہ ایک کافر تو اسلام کو مانتا ہی نہیں اور ایک مسلمان مانتا ہے۔ کہ یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے سچا دین ہے۔ یا کم از کم اس کے سچا دین ہونے کا مقر ہے۔ مگر محض تسلیم کر لینا کہ فلاں چیز واقعہ میں مفید اور نفع بخش ہے۔ انسان کے لئے مفید اور نفع بخش نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ اس کو استعمال کر کے اس سے فائدہ اور نفع نہ حاصل کیا جائے۔ اگر وہ لوگ جو یہ جانتے ہی نہیں۔ کہ کونین بخار میں فائدہ دیتی ہے۔ اور اگر وہ لوگ جو یہ مانتے ہی نہیں۔ کہ فاسفورس دماغ کو طاقت پہنچاتی ہے۔ وہ ان کے فوائد سے محروم رہ کر دکھ اٹھا سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ جن کے پاس کونین اور فاسفورس موجود ہے۔ اور وہ ان کے فوائد سے واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ کونین واقعہ میں بخار کو دفع کرتی ہے۔ اور فاسفورس کو وہ استعمال کریں۔ تو ان کو واقعہ میں نفع ہوگا۔ مگر وہ ان کو استعمال نہ کرنے کی وجہ سے دکھ اور تکلیف نہ اٹھائیں۔ وہ ضرور دکھ اٹھائیں گے۔ خواہ وہ زبان سے ان کے فوائد کے قائل ہی کیوں نہ ہوں؟

دین سے وہی نفع حاصل کر سکتا ہے جو دین پر عمل کرتا ہے

اسی طرح دین سے بھی وہی شخص نفع حاصل کر سکتا ہے۔ جو دین پر چلتا بھی ہے۔ یقیناً ہمارا دل کبھی بھی اس ودسے کے ایمان پر خوش نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اس کے فوائد بھی ہم حاصل نہ کر سکیں۔ اگر وہ یقین اور ایمان جو ایک سچے مذہب کے اختیار کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ ہمیں اس سے حاصل نہیں ہوتا اگر وہ قرب اور معرفت جو ایک سچے مذہب کے اختیار کرنے سے انسان کو حاصل ہوتی ہے۔ اگر ہمیں وہ قرب اور معرفت حاصل نہیں ہوتی۔ اگر وہ خوشی اور وہ بشاشت جو ایک سچے مذہب کے ذریعہ خدا تعالےٰ کے پیاروں کو اس کے قریب ہونے کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔ ہم کو بھی وہ خوشی اور بشاشت حاصل نہیں ہوتی۔ اگر خدا تعالےٰ کا وہ فضل جو سچے مذہب کے ذریعے انسان پر ہوتا ہے۔ اگر ہم پر اس کا وہ فضل نہیں۔ اور اس کے دیدار سے ہم محروم ہیں۔ تو پھر ہمارے اسلام کے قبول کر لینے سے ہمیں کیا فائدہ۔ جب کہ سچائی کے قبول کرنے کے بعد بھی جو انعامات انسان کو ملا کرتے ہیں۔ ان سے ہم محروم کے محروم ہیں؟

اگر ہم سچے مذہب کے فوائد سے محروم رہیں تو ہمیں کیا خوشی ہو سکتی ہے

اگر اس کے فضلوں کے ہم اسی طرح وارث نہیں ہوتے۔ جس طرح کہ ہم سے پہلے وارث ہوئے۔ اگر اس کی رحمتیں اور برکتیں اسی طرح ہم پر نازل نہیں ہوتیں۔ جس طرح کہ اس کے پہلے برگزیدوں پر نازل ہوئیں۔ اگر خدا کی غیرت اسی طرح ہمارے لئے جوش میں نہیں آتی جس طرح کہ وہ ہمیشہ اپنے پیاروں کے لئے غیرت دکھاتا آیا ہے۔ تو پھر یقیناً یقیناً ہمیں کوئی بھی خوشی نہیں ہو سکتی اسلام اور احمدیت میں داخل ہو کر بھی اگر ہم نے خدا تعالےٰ کی محبت نہ پائی۔ اور اس کے وصل کے شیریں ثمرات ہم نے نہ کاٹے۔ تو ہم نے اپنی زندگی کو دکھ اور مصیبت میں ڈال لیا میں نے آپ لوگوں کو بارہا توجہ دلائی ہے۔ کہ تم اپنی حالت پر غور کرو۔ کہیں بھی دنیا پر تمہارا کوئی دوست نہیں۔ عیسائی ہیں تو وہ تمہارے دشمن۔ ہندو ہیں تو وہ۔ سکھ ہیں تو وہ۔ غرض جس طرف دیکھو سب دشمن ہی دشمن نظر آئیں گے۔ وہ مسلمان جو اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے اور آپ کی محبت کا دم بھرتے ہیں۔ وہ بھی تمہارے دشمن اور خون کے پیاسے ہیں۔ کوئی جماعت دنیا کی اور کوئی قوم تمہاری دوست نہیں۔ یہ سب ہمارے دشمن کیوں ہیں۔ محض اس لئے کہ ہم نے ایک سچائی کو قبول کیا۔ اور خدا تعالےٰ کی

خالص توحید پر ہم ایمان لائے۔ اور محض اللہ کی رضا کیلئے اس کی باتوں کو ہم نے مانا۔ اور جو سچائی اس نے ہماری طرف بھیجی اس کو ہم نے اختیار کر لیا۔ اگر ہم اپنی غفلتوں اور سستیوں سے خدا کو بھی اپنا دشمن بنا لیں۔ تو پھر ہمارا کوئی ٹھکانا نہیں ؛

ہم میں کمی اور اسکی تکمیل کی ضرورت

مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ وہ اللہ کی رضا جس کے لئے ہمارے اپنے اور بیگانے ہمارے دشمن ہو گئے۔ جیسا کہ چاہیئے ہمیں حاصل نہیں ہوئی۔ بہت سی کمی ابھی باقی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ کوئی ترقی یکلخت حاصل نہیں ہو جاتی۔ بلکہ بتدریج ہوتی ہے۔ اسی طرح دین میں بھی انسان یکبارگی کامل نہیں بن جاتا۔ مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ جو ایک قدم بھی نہیں چلتا۔ وہ ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتا۔ جو ایک قدم چلتا ہے۔ وہ تو بہرحال ایک قدم آگے ترقی کرتا ہے۔ لیکن جو کھڑا ہے۔ وہ ایک قدم بھی منزل طے نہیں کر سکتا۔ چلنے والا تو اگر آج نہیں کل نہیں تو پرسوں آخر ایک دن منزل مقصود پر پہنچ جائے گا۔ بیٹھ رہنے والا جو حرکت ہی نہیں کرتا وہ اپنے مقصد کو نہیں پا سکتا۔ بعض امور مذہب اور دین کے اساس ہوتے ہیں۔ اسلئے وہ امور زیادہ قابل توجہ اور قابل لحاظ ہوتے ہیں۔ نماز بھی ان اساس اور بنیاد دین میں سے ہے۔ غیر احمدی تو اس بات پر دل میں خوش ہو بیٹھے ہیں۔ کہ انہوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو مان لیا۔ عمل کریں یا نہ کریں۔

ہم محض ایمان لانے پر خوش نہیں ہو سکتے

لیکن ہم نے تو ایک نبی کی صحبت حاصل کی ہے۔ اور اس کا نمونہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ ہم غیر احمدیوں کی طرح محض ایمان لانے پر خوش نہیں ہو سکتے لوگ تو اس بات پر زور دیتے ہیں۔ کہ مسلمان پانچ وقتہ نماز کی وجہ سے تجارت وغیرہ کاموں میں کمزور ہو گئے ہیں۔ اوّل تو مسلمان پانچوقتہ نماز پڑھتے ہی کہاں ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں مسلمان ذلیل ہی اسی لئے ہوئے ہیں۔ کہ انہوں نے پانچوقتہ نماز کو ترک کر دیا ہے۔ دین کا کوئی حکم بھی ایسا نہیں جس پر چل کر انسان نقصان اٹھائے۔ بلکہ ان پر نہ چلنے سے انسان نقصان اٹھاتا ہے۔ ایسی ایسی باتیں اگر ہماری جماعت میں بھی پائی جائیں۔ اور وہ نماز جیسی ضروری عبادت کے ادا کرنے میں سستی اور غفلت دکھائیں۔ تو ہم غیروں کو کیا جواب دے سکتے ہیں ؛

ہر قوم میں منافق ہوتے ہیں ؛

اس میں شبہ نہیں۔ کہ ایسی کوئی قوم نہیں گذری۔ جس میں ایسے منافق نہ پائے گئے ہوں۔ جو سب کچھ وقت میں بھی تھے۔ ابراہیم اور داؤد اور سلیمان اور حضرت عیسیٰ کے وقت بھی تھے۔ حضرت عیسیٰ کا وہ حواری جس نے ان کے ساتھ کھانا بھی کھایا۔ اور پھر دشمنوں سے جا ملا۔ اور چند روپوں پر اپنے نبی اور مرشد کو پکڑوا دیا۔ پس ضروری ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں بھی ایسے منافق پائے جائیں۔ اس لئے ہمارا کام یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہم ان منافقوں کا مقابلہ کریں۔ کیا پہلے مؤمنین اور انبیاء اپنی جماعت کے منافقین کے وجود سے خوش ہوتے تھے۔ کہ فلاں فلاں ہماری جماعت میں منافق ہے۔ نہیں وہ بھی ان کا مقابلہ کرتے تھے۔ اور ہمارا بھی فرض ہے۔ کہ ہم ان کا مقابلہ کریں۔ انہوں نے اگر یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ نماز کے لئے ہم مسجد چل کر جائینگے۔ تو ہماری تجارت میں نقصان ہوگا۔ تو ہم ان پر ثابت کر دیں۔ کہ جس غرض کے لئے وہ مسجد میں نہیں جاتے۔ اور نماز گھر پر یا دوکان پر ہی پڑھ لیتے ہیں۔ یا پڑھتے ہی نہیں۔ وہ اس سے دنیا کیا ۔۔۔ بھی حاصل نہیں کر سکتے۔

اسلام میں آزادی کے معنے ؛

اسلام بے شک آزادی دیتا ہے مگر اس کو جو اسلام سے علیحدہ ہو کر آزادی چاہتا ہے۔ مگر جو شخص اسلام میں رہ کر اور اپنے آپ کو ہماری طرف منسوب کر کے بھی اسلامی اصول کی خلاف ورزی کرتا ہے ہم اس کو مجبور کریں گے۔ اور اس کو اسلامی قواعد و اصول کی پابندی کرنی پڑے گی۔ یا وہ اپنے آپ کو اسلام اور احمدیت کی طرف منسوب نہ کرے۔ اسکول تعلیم کے لئے بنایا جاتا ہے۔ مگر ہر شخص آزاد ہوتا ہے۔ چاہے وہ وہاں تعلیم حاصل کرے چاہے نہ کرے۔ لیکن اگر وہ اسکول میں داخل ہو گیا ہے۔ تو پھر اس کو اسکول کے قواعد کی بھی پابندی کرنی پڑیگی اور وہ پابندی کے لئے مجبور کیا جائے گا۔ ہاں اسکول سے خارج اور علیحدہ ہو کر وہ آزاد ہو سکتا ہے۔ مگر اس کو یہ حق نہیں۔ کہ وہ اسکول کا طالب علم ہو کر اسکول کے قواعد کی پابندی نہ کرے۔ اگر کوئی مسلمان کہلاتا ہے۔ اور یہ عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ نماز روزہ وغیرہ احکام خدا تعالےٰ کی طرف سے ہیں۔ تو پھر اس کو نماز روزے کی پابندی بھی کرنی پڑے گی اور اگر اس کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ یہ احکام خدا کی طرف سے نہیں۔ تو پھر وہ آزاد ہے۔ مگر وہ اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کر کے پھر وہ اساس دین کی ہتک کرنے کا مجاز نہیں اسلام کے تمام احکام اپنے اندر حکمت رکھتے ہیں۔

خلاف ورزی دو قسم کی ہوتی ہے

خلاف ورزی بھی دو قسم کی ہوتی ہے ایک پوشیدہ اور ایک علی الاعلان انسان سے کمزوریاں بھی ظاہر ہوتی ہیں۔ اور وہ غلطی بھی کر بیٹھتا ہے۔ مگر جو شخص علی الاعلان کا مرتکب ہوتا ہے۔ وہ سخت مجرم ہوتا ہے۔ میرے نزدیک وہ اس بات کا مستحق ہے۔ کہ اس کو سزا دی جائے۔ اور اس پر ثابت کیا جائے۔ کہ وہ مذہب کی ہتک کر کے دنیاوی فوائد حاصل نہیں کر سکتا۔ گو خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں ایسے لوگ کم ہیں۔ مگر مثل ہے۔ کہ ایک مچھلی سارے تالاب کو گندہ کر دیتی ہے۔ ہماری جماعت کی کتنی بھی نیکیاں ہوں۔ مگر دشمن ان کو نہیں دیکھے گا۔ بدی ایک بھی ہو۔ تو وہ فوراً اس کو دیکھ لے گا۔ ہماری جماعت کے ہزار عمل کرنے والے کو تو دشمن کی آنکھ نہیں دیکھے گی۔ لیکن اگر ہم میں کوئی ایک شخص ذرا بدی کریگا۔ تو اس کو ان کی آنکھ فوراً تاڑ لے گی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لاکھوں جان نثاروں کو تو نہیں دیکھیں گے۔ مگر ایک عبد الحکیم ان کو فوراً نظر آ جاتا ہے دشمن خوبی کو کبھی نہیں دیکھتا۔ اس کی نظر عیوب پر ہوتی ہے۔ جس وقت بھی وہ کوئی عیب دیکھے گا۔ فوراً پکڑ لے گا۔

جماعت کو توجہ کی ضرورت

اس لئے میں پھر اپنی جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اسلام کسی رنگ میں اور کسی حال میں بھی ہمارے لئے مضر نہیں۔ بلکہ اس کی ہر ایک بات ہمارے لئے مفید اور با برکت ہے۔ اس لئے ایک شخص بھی تم میں ایسا نہ ہونا چاہیئے۔ جو اسلام کے کسی حکم کی بھی ہتک کرنے والا ہو۔ دنیا کی تاریخ میں ایک بھی ایسی مثال نہیں پائی جاتی۔ کہ جو خدا تعالےٰ کے حکموں کی ہتک کر کے پھر کامیاب ہو گیا ہو۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم اپنے سارے کاموں کو اس کے حکموں کے مطابق بنائیں۔ تا ہم اس کے فضلوں کے مستحق ٹھہریں۔ وہ ہمارا مددگار اور ناصر ہو۔ ہمارے دل اس کے ساتھ ہوں۔ اور اس کی نظر ہم پر ہو اور اس کی رحمتیں اور برکتیں ہم پر نازل ہوں۔ آمین ؛

مجمع البحرین

(۔۔۔)

یہ رسالہ واقعہ میں اسم با مسمیٰ ہے۔ کیونکہ اس میں ان دو عظیم الشان انگریزی لیکچروں کا اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ جو مذاہب کانفرنس لنڈن میں پڑھے گئے۔ یعنی ایک حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کا وہ لیکچر جو حضور نے کانفرنس کے وقت کے لحاظ سے حقیقی اسلام کے متعلق وہاں پر رقم فرمایا اور دوسرا اسلامی تصوف کے متعلق جناب حافظ روشن علی صاحب کی طرف سے پڑھا گیا۔ یہ مفید رسالہ دفتر ریویو سے دار قیمت پر احباب منگوا سکتے ہیں (ایڈیٹر)

اشتہارات

نئی کتب جو جلسہ پر چھپیں

احمدیت یا حقیقی اسلام عگر۔ براہین احمدیہ پنجم ۔ سوانح عمری نبی کریم
پیغام آسمانی ۔ سیاسی لیکچر ۔ سیرت النبی مجلد ۔ تجربات نور الدین
تحفہ امیر ۔ مجمع البحرین ۔ اس کے علاوہ موتیوں کی لڑی ہر دو
حصہ ۔ کارزار شدھی ۔ کیفیت ویدہ ۔ تحقیق ۔ کذابوں کا انجام
جنگ مقدس ۱۲ ۔ ازالہ اوہام ۔ آئینہ کمالات اسلام مجلد ۔ فہرست کتب مفت

ولایت میں تجارت کرنیوالوں کیلئے ضروری اطلاع

میں انشاء اللہ تعالیٰ شروع فروری میں انگلستان تجارت کیلئے جاؤنگا جن چیزوں کی میں تجارت کرنا چاہتا ہوں۔ ان میں گنگے بکری کی خشک دنز انت یعنی رودہ۔ قالین۔ دفر۔ مراد آبادی سیاہ قلم کا کام۔ آبنوس اور ہاتھی دانت کے کام کی چیزیں۔ عورتوں کی کشیدہ کاری کے کپڑے وغیرہ ہیں۔ میں یہ بھی چاہتا ہوں۔ کہ وہاں سے کپڑے کے ٹکڑے۔ چمڑے کا سامان۔ ادویات ہندوستان میں بھیجوں۔ اگر کوئی بھائی وہاں سے کچھ منگوانا چاہتے ہوں یا فروخت کیلئے بھیجنا چاہتے ہوں۔ تو میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ نیز میں ہر قسم کی واقفیت بغیر کسی خرچ کے مہیا کروں گا۔ جو صاحب مجھ سے خط و کتابت کرنا چاہیں۔ وہ حسب ذیل پتہ سے خط و کتابت کریں

انعام اللہ۔ سید منزل۔ سیالکوٹ شہر

احکام القرآن

قیمت ایک روپیہ بلا جلد ۔ مجلد ایک روپیہ چار آنہ

یہ کتاب اس سال کی جدید تالیفات میں سے وہ نہایت اہم اور مفید کتاب ہے۔ جس کے بارے میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پندرہ سولہ ہزار کے مجمع میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنی زبان مبارک سے بڑے پرزور الفاظ میں سفارش فرمائی تھی۔ اب ذیل میں بھی حضور ممدوح ہی کے تحریری ارشاد عالی کی طرف احباب کو توجہ دلانے پر اکتفا کرتا ہوں۔ تا آپ جلد سے جلد منگا کر اس کتاب سے مستفیض ہوں

ڈھونڈرا

حکیم محمد الدین صاحب گوجرانوالہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشان کردہ قرآن کریم کے مطابق احکام القرآن کو ایک کتاب میں جمع کر کے چھاپ دیا ہے۔ میرے نزدیک اس کتاب کے ذریعہ سے انسان آسانی سے اس امر کو معلوم کر سکتا ہے۔ کہ اسلام اس سے کیا چاہتا ہے۔ اگر اس کتاب کو بطور تلاوت نہ پڑھا جاوے بلکہ بطور ایک کتاب کے اس کا مطالعہ کیا جائے۔ تو امید کہ بہت مفید ہوگی

خاکسار مرزا محمود احمد۔

ملنے کا پتہ

حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ (پنجاب)

محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار

اشتہار بموجب زیر آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ بنام مدعا علیہ

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج جھنگ

دوکان وشمند اسی گردہاری لال مدعی بنام گھنیشام مدعا علیہ بذریعہ گردہاری لال ولد گنھیا رام ذات گنڈ سکنہ احمد پور تحصیل شورکوٹ

دعوی مال

اشتہار بنام گھنیشام ولد سادھو رام جاریہ سکنہ احمد پور تحصیل شورکوٹ مدعا علیہ

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ تم دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہے ہو۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی تمہارے نام جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۲۰/۱/۲۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کی کرو۔ ورنہ تمہاری عدم موجودگی میں تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔ تحریر ۵/۱/۲۵

دستخط حاکم — مہر عدالت

اشتہار بموجب زیر آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ بنام مدعا علیہ

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج جھنگ

جیون سنگھ ولد حضور سنگھ مدعی بنام سادھو سنگھ مدعا علیہ ذات ٹھٹھار سکنہ مگھیانہ

دعوے ما عنہ

اشتہار بنام سادھو سنگھ ولد دیا سنگھ ذات ٹھٹھار سکنہ پنڈ دادنخاں المعروف کوٹ ڈنگا کل پنڈ دادنخاں ضلع جہلم مدعا علیہ

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ تم دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہے ہو۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی تمہارے نام جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۲۴/۱/۲۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کی کرو۔ ورنہ تمہاری عدم موجودگی میں تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔ تحریر ۶/۱/۲۵

دستخط حاکم — مہر عدالت

ضرورت ہے

(۱) ہر جگہ کے احمدی تاجروں کی۔ جو بھوپال میں اپنی تجارت کو فروغ دینا چاہیں۔ (۲) ایسے سرمایہ دار احمدی احباب کی جو کم از کم یکصد روپیہ ایک نفع بخش کام میں لگانا چاہیں۔ مفصل حالات از

جنرل سپلائنگ ایجنسی بھوپال

موتی لٹ رہے ہیں

اسلام کا نورانی چہرہ لوگوں کو دکھلانے کے لئے صرف ۱۵ فروری تک حسب ذیل معرکۃ الآرا الکتب کاسٹ میں ایجنٹ کو فراہم کی جاتی ہے۔ بجائے ۱۲ کے ۸ اور ۸ر محصول ڈاک کل ۸ کو ملیگا۔ ہندو دھرم کی حقیقت۔ آریہ مذہب کی حقیقت۔ پروفیسر رام دیو کا جواب۔ ہندو دھرم دستور العمل۔ ست ارتھ پرکاش۔ سکھ دادان۔ اذان کا گورمکھی ترجمہ۔ گورو کی بانی مسلمانوں کے احسان سکھوں پر۔ حضرت مسیح موعود کا ذکر۔ جھوک مہدی۔ جلدی درخواست بھیجو یہ موقعہ ہاتھ نہ آئے گا۔ منیجر بورڈ قادیان۔ ضلع گورداسپور

اللھم انت الشافی

جوہر شفاء نئی زندگی

یہ خشک سفوف ہے۔ جس کا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے۔ پرانا بخار و کھانسی خشک یا تر بلغم خون آتا ہو سل کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے تپ دق کو جس سے حکیم و ڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد عورت سب کو یکساں مفید قیمت نہایت کم جو سو روپیہ کو بھی سستی فی تولہ ۶ علاوہ محصولڈاک۔ جو ایک ماہ کو کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اس کا مطب میں رکھنا نہایت ضروری ہے پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے

المشتہر: ماسٹر عزیز الرحمن قادر بخش انجنیئر۔ قادیان

دونوں کا فائدہ

اخبار فاروق کی اشاعت بہت کم ہے اور موجودہ اشاعت پر اس کا جاری رہنا ناممکن ہے۔ اس لئے خاکسار ایڈیٹر فاروق نے یہ تجویز سوچی ہے۔ کہ اس کی ترقی اشاعت کے لئے احمدی قوم سے اپیل کی جائے۔ مگر یہ اپیل کسی امداد کے لئے نہیں۔ بلکہ تعداد خریداری بڑھانے کے واسطے ایک تدبیر ہے۔ اگر قوم نے پوری توجہ کی تو ایک ہزار خریدار ہو جانا کوئی مشکل امر نہیں۔ فاروق مہینہ میں چار بار شائع ہوتا ہے۔ جس کا سالانہ چندہ صرف چار روپیہ ہے۔ جو دو اقساط میں دو دو روپیہ کر کے بھی لیا جاتا ہے۔ اب یہ اعلان عام ہے۔ کہ ہر ایک جدید خریدار کو جو سالانہ چندہ پیشگی ادا کرے۔ ایک روپیہ کی اور جو ششماہی چندہ ادا کرے آٹھ آنہ کی مندرجہ ذیل کتابیں بطور انعام دی جائینگی۔ امید ہے۔ کہ اس موقعہ سے ہر ایک تعلیم یافتہ احمدی فائدہ اٹھا کر ثواب حاصل کریگا۔ ورنہ فاروق بند ہو جائے گا۔ جس کا بعد میں ساری قوم کو افسوس ہوگا۔ درخواست خریداری کرنے پر مندرجہ ذیل کتابیں سالانہ چندہ کے لئے ۴ر میں اور ششماہی کے واسطے ۲ر میں وی پی ہونگی۔ ازالۃ الشکوک۔ ایک مسلمان کا پیغام۔ پیغمبر اسلام رسالہ گورمکھی۔ بحر حقیقت۔ تنبیہ زبان درازاں۔ کلام الامام۔ فیصلہ خدائی بر مسلمانان ثنائی یا حضرت مسیح موعود کی عمر پر اعتراض کا جواب۔ درخواست خریداری اخبار پتہ ذیل پر جلد ارسال کریں

ایڈیٹر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ممالک غیر کی خبریں

ابن سعود کا مدینہ منورہ پر قبضہ کرنے کے لیے عظیم الشان فوجی اجتماع — عربی اخبارات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ معزول شریف اب یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ جس طرح بھی ہو سکے مکہ معظمہ پھر فتح کر لیں۔

اس اثناء میں ابن سعود اس فکر میں ہیں۔ کہ خاندان شریف حسین و امیر علی پر اپنی فتح کے اثر کو محسوس کرا دیں۔ اور مکہ معظمہ میں ایک موتمر اسلامی منعقد کر کے جس میں عالم اسلام کے نمائندے جمع ہوں یہ طے کریں۔ کہ مکہ معظمہ میں کس طرح کی حکومت قائم کی جائے۔ جریدہ مذکور کا بیان ہے۔ کہ معزول شریف اس موتمر اسلامیہ کو روکنا چاہتے ہیں۔ اور وہ مکہ معظمہ میں شاہ اور خلیفہ کی حیثیت سے داخل ہونے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ میں حکومت و خلافت سے دست بردار ہرگز نہیں ہوا ہوں۔ البتہ میں نے قوت کے آگے سر جھکا دیا۔ اور سر جھکاتے وقت صدائے احتجاج بھی بلند کرتا رہا۔ ایسی حالت میں میرا دعویٰ خلافت و حکومت بدستور قائم ہے ؛

حجاز کی فوجیں جدہ سے روانہ ہو گئی ہیں۔ اور مکہ معظمہ کی جانب مقام بحرہ تک پہونچ چکی ہیں۔ جہاں انہوں نے اپنا جنگی مرکز قائم کر لیا ہے۔ نیز دستہ سپاہ مکہ معظمہ کو محصور کرنے کیلئے روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ یہ فوجی مہم روانہ کرتے وقت حالات موافق ہیں۔ علاوہ ان اسلحہ کے جو حجاز کی حکومت کے پاس ہیں۔ عربی اخبارات کی اطلاعات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اٹالیہ سے ۵ مسلح موٹر کار میدانی توپیں اور دو مشین گنیں۔ ۳۰۰ ہزار رائفل اور ۵ بم برسانے والے طیارے بھی پہونچ گئے ہیں ؛

ابن سعود نے مکہ معظمہ میں دس ہزار جرار فوج جمع کر لی ہے۔ اور وہ خالد بن لوی کی قیادت میں ہے۔ نجف میں وہ [illegible] ہزار [illegible] مشتمل بھی موجود ہے۔ اور وہ مدینہ منورہ کی طرف پیشقدمی کے لئے تیار ہے۔

لنڈن ۱۰ رجنوری۔ جنرل پریمو ڈی ریویرا نے اخبار لنڈن ٹائمز میں ایک خط شائع کیا ہے۔ جس کے آخری جملے یہ ہیں۔ کہ وہ مراکش میں [illegible] دشوار یوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے [illegible] اپنے مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کرینگے۔ اور اسے ترک نہ کریں گے۔ اس خط میں آپ نے یہ بھی [illegible]

جنگ ہسپانیہ و ریف ہسپانوی جنرل کی یورپ سے فریاد — [illegible] ہوئے۔ جو یورپ کا ہے۔ ایک قسمت آزما اور مشہور باغی کے ماتحت اس کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا۔ تو سواحل مراکش دنیا کے جہازوں کی آمد و رفت کے لئے باعث خطرہ ہو جائیں گے ہسپانیہ کو یقین ہے۔ کہ جو کام وہ مراکش میں کرنا چاہتا ہے وہ استحکام یورپ کا باعث ہو گا۔

مکہ معظمہ کے قریب معرکہ — فتی العرب کا ایک نامہ نگار خبر دیتا ہے۔ کہ حجاز میں مکہ معظمہ کے قریب ہی نجدی چوکی پر ایک دستہ نے حملہ کیا۔ لیکن نجدی فوج نے اسے بہت نقصان پہونچایا۔ معمولی لڑائی کے بعد حملہ آور بھاگ گئے۔

مکہ معظمہ کا جدید حاکم — سلطان ابن سعود نے مکہ میں سب کے مشورے سے شرفاء میں سے ایک حاکم مدنی مقرر کر دیا۔ اور ایک منتخب کمیٹی اس حاکم کی امداد کے لئے بنا دی۔ سلطان ممدوح نے ایک ہزار اشرفیاں خیرات کیں۔ اور جانور ذبح کرا کے ان کا گوشت تقسیم کرایا ؛

مسئلہ موصل کی تحقیقاتی کمیٹی — جنیوا ۹ رجنوری۔ مسئلہ موصل کی تحقیقاتی کمیٹی انگورہ سے جانب قونیہ روانہ ہو گئی۔ جہاں وہ مصطفےٰ کمال پاشا سے ملاقات کرے گی ؛

ہندوستان کی خبریں

ادے پور ۸ رجنوری۔ ہز رائل ہائینس پرنس و پرنسز آرتھر آف کناٹ جودھپور سے اودے پور پہونچے دو دن تک یہاں قیام کرینگے ؛

کلکتہ ۸ رجنوری۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے معہ لیڈی ریڈنگ و ذاتی اسٹاف کے کل رات کو کلکتہ سے دہلی روانہ ہو گئے۔ لارڈ لٹن مع لیڈی لٹن کے خدا حافظ کہنے کے لئے اسٹیشن پر موجود تھے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ حضور نظام نے مسٹر محمد مارما ڈیوک پکتھال کو چادر گھاٹ ہائی سکول حیدر آباد کا پرنسپل مقرر کیا ہے۔ مسٹر موصوف بمبئی کے اخبار بمبئی کرانیکل کی ادارت سے مستعفی ہو گئے تھے۔ جس پر آپ کی خدمات اب حضور نظام نے حاصل کر لی ہیں ؛

معلوم ہوا ہے۔ کہ جس جگہ آج کل ہندوستانی صنعت و حرفت کی نمائش ہو رہی ہے۔ وہاں اس نمائش کے ختم ہونے پر بچوں کی نمائش ہو گی۔ میونسپل کمیٹی نے اس کی امداد کے لئے ۲۰۰۰ روپیہ منظور کیا ہے ؛

دہلی ۱۰ رجنوری۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے ۲۰ رجنوری کو مجلس قانون ساز ہند کے اجلاس کا افتتاح کریں گے ؛

الہ آباد ۱۰ رجنوری۔ دوشنبہ سے سینٹ ہال الہ آباد میں انڈین سول سروس کا امتحان مقابلہ شروع ہو گیا۔ منجملہ ۱۰۸ امیدواروں کے جنہیں شرکت امتحان کی اجازت دی گئی تھی۔ صرف ۹۵ شریک امتحان ہوئے۔

احمد آباد ۳ رجنوری۔ گاندھی جی آج صبح دوپاد سے یہاں آئے۔ انہوں نے بھیلوں سے ملاقات کی۔ آپ نے بھیلوں کو کانگریس کی تجاویز سمجھائیں۔ اور ان سے عہد لیا۔ کہ وہ شراب نہ پئیں گے ؛

مدراس ۲ رجنوری۔ گورنر مدراس نے سر محمد حبیب اللہ کی جگہ پر سر آرتھر نیپ ممبر داخلہ کو وائس پریذیڈنٹ مقرر کیا ہے

سکندر آباد۔ سنا گیا ہے۔ کہ گلبرگہ کے وہ مندر جو گذشتہ فسادات میں توڑ دیئے گئے تھے۔ ان کے متعلق حضور نظام کا حکم صادر ہوا ہے۔ کہ اہل ہنود کو اختیار دیا جاتا ہے۔ کہ وہ ان کی مرمت کرائیں۔ اور حکومت کو اس کے اخراجات کی اطلاع کر دیں اور اگر وہ خود مرمت نہ کریں گے۔ تو حکومت ان کی مرمت کا انتظام کر دیگی۔ ہندوؤں کی ایک مندر پر کلس چڑھانے کی درخواست اس بناء پر نامنظور کر دی گئی ہے۔ کہ اس پر کبھی کلس نہ تھا۔

بنگلور ۱۳ رجنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ رائٹ آنریبل سر شری نواس شاستری کو ڈاکٹر نے رائے دی ہے۔ کہ چند ماہ اور بنگلور میں مقیم رہیں۔ اور اس وجہ سے وہ کونسل آف اسٹیٹ کی ممبری سے مستعفی ہو جائیں گے ؛

کلکتہ ۱۰ رجنوری۔ ہز ایکسیلنسی کونٹس ریڈنگ نے آج برہمو سماج گرلس اسکول کا معائنہ کیا۔ اسکول اور لڑکیوں کی ڈرل (قواعد) دکھائی گئی۔ اس کے بعد آپ مان بھون گئیں۔ اور آپ نے ہندو بیوہ عورتوں کی دستکاریاں دیکھ کر اظہار مسرت کیا۔ اور اس انجمن کا مربی بننا قبول کیا۔ اسکول کی لڑکیوں نے ہندوستانی گلدستے کونٹس آف ریڈنگ کو محظوظ و مسرور کیا۔

مدراس ۹ رجنوری۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ مرکزی جمعیت امداد سیلاب زدگان جنوبی ہند کو میں فیمین ٹرسٹ دہلی کی طرف سے ایک لاکھ ۲۵ ہزار روپیہ کی امدادی رقم وصول ہوئی

دہلی کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ نمائش دہلی کا خزانچی ۷ ہزار روپیہ لے کر فرار ہو گیا تھا۔ کلکتہ میں گرفتار ہو گیا اب دہلی لا کر مقدمہ چلایا جاوے گا۔

پنجاب کے اخبارات کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ موجودہ حکومت مہاراجہ صاحب نابھہ کے محل کی چیزیں نیلام کر رہی ہے۔ ۲۰۰ لاکھ کے ریشمی پردے صرف ۱۲۰ روپیہ میں نیلام کر دیئے گئے ؛

(منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)